احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | سوموار ۱۹ شوال ۱۴۱۳ھ، ۱۲ شہادت ۱۳۷۲ہش، ۱۲ اپریل ۱۹۹۳ء | نمبر ۸۳

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ ۱۰ اپریل۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع یہ ہے کہ دو دفعہ ڈرپ لگایا گیا مگر طبیعت اب سنبھل چکی ہے۔ رات اور صبح دونوں وقت کا کھانا خود انہوں نے کھایا۔ اور بلغم بھی کم ہے۔ صحت اب خدا کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ مگر نقاہت اور کمزوری بہت ہے۔

احباب کرام سے حضرت شیخ صاحب کی صحت و سلامتی کیلئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو شخص مَلک اور شیطان کا انکار کرتا ہے وہ گویا بدیہیات اور امور محسوسہ مشہودہ کا انکاری ہے۔ ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ لوگ نیکی بھی کرتے ہیں اور ارتکابِ جرائم بھی دنیا میں ہوتا ہے اور دونوں قوتیں دنیا میں برابر اپنا کام کر رہی ہیں۔ اور ان کا تو کوئی فرد بشر بھی انکار نہیں کر سکتا۔ کون ہے جو ان دونوں کا احساس اور اثر اپنے اندر نہیں پاتا؟ یہاں کوئی فلسفہ اور منطق پیش نہیں جاتی۔ جبکہ دونوں قوتیں موجود ہیں اور اپنی اپنی جگہ اپنا اپنا کام کر رہی ہیں۔

باقی یہ امر کہ اگر نیکی ہی نیکی کی جاوے تو بدی زور پکڑ کر دنیا کو تباہ کر دے گی۔ اس کے متعلق ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں اس سے تعلق نہیں کہ ایسا ہو تو ایسا ہو اور ایسا ہو تو ایسا ہو۔ ہم اتنا دیکھتے ہیں کہ طبیعتیں مستعد بنائی ہیں۔ کیا اخلاقِ فاضلہ کے واسطے اور کیا رذیلہ کے واسطے ہم اس سے آگے نہیں بڑھتے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۲۴-۶۲۵)

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مَیں نے آج کے خطبہ کے لئے یہ موضوع چنا ہے کہ کون کون سی چیزیں ہیں جن سے تبتّل اختیار کیا جاتا ہے اور توحید کی طرف سفر کے لئے کن کن چیزوں کا چھوڑنا ضروری ہے۔ ان میں سے سب سے پہلے جھوٹ ہے جو تمام برائیوں کی جڑ۔ سب سے بڑا وہ گناہ جو قرآن کریم کے نزدیک شرک کا درجہ رکھتا ہے اور جسے نجاست قرار دیا گیا ہے اور یہ ایسا گناہ ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے اور یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کو سچے بھی لاعلمی میں اختیار کر جاتے ہیں اور جس سے بچنے کے لئے بہت باریک در باریک نگاہ سے نیچے اترنا پڑتا ہے۔ پس اس مضمون کو سمجھانے کے لئے میں آج (اللہ نے چاہا تو) پوری کوشش کرونگا اور اگر آج یہ مضمون ختم نہ ہوا تو اگلے خطبہ میں اسی کو جاری رکھا جائیگا۔

قرآن کریم (صاحب ایمان) کی یہ شان بیان فرماتا ہے (۔) جو شخص بھی توبہ کرے اور نیک عمل کرے (۔) وہ توبہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف تیزی سے جھکتا ہے۔ یہ وہی تبتّل کا مضمون ہے لیکن دوسرے لفظوں میں بیان ہوا ہے۔

تبتّل الی اللہ کا مطلب ہے اللہ کے غیر کو چھوڑو اور خدا کی طرف دوڑو اور (توبہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف تیزی سے جھکتے) کا بھی بالکل وہی معنی ہے صرف دوسرے الفاظ میں اس مضمون کو موقع و محل کے مطابق بیان فرمایا گیا اور اس کی تشریح اگلی آیت میں ہے۔

اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے تیزی سے جھکنا کس کو کہتے ہیں (۔) یہ ان لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جو جھوٹ کو دیکھتے بھی نہیں (اسکا) ایک مطلب ہے جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ ایک یہ ہے کہ اس پر نگاہ تک نہیں ڈالتے۔ اس قدر مکروہ سمجھتے ہیں کہ اس سے دور بھاگتے ہیں۔ چنانچہ اسی مضمون کی تشریح آگے ہے کہ (۔) جھوٹ کی ادنیٰ قسموں سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔ لغو باتیں جھوٹ کی ایک قسم ہیں۔ لیکن بہت ہی معمولی سی قسم ہیں تو جب وہ لغویات کی مجالس کو دیکھتے ہیں۔ تو اس میں ان کو کوئی دلچسپی نظر نہیں آتی (۔) عزت کے ساتھ اپنا دامن بچاتے ہوئے وہاں سے گزر جاتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو سچی توبہ کرنے والے ہیں اور یہ اللہ ہی کی طرف دوڑتے ہیں۔ پس جھوٹ سے بچنا اولیت رکھتا ہے۔ تبتّل اس کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ آپ خدا کی خاطر ہر دوسری چیز کو قربان کر دیں اور جھوٹ سے دامن نہ بچائیں تو باریک اصطلاح میں آپ مشرک ہی رہیں گے اور (کوئی معبود نہیں) کی وہ پہلی منزل ہی طے نہیں ہوگی جس کے ساتھ (سوائے اللہ کے) کا اثبات ہوتا ہے۔

(از خطبہ فرمودہ ۷ اگست ۱۹۹۲ء)

سانحۂ ارتحال

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ بنت حضرت میاں فضل محمد صاحب (ہرسیاں والے) یکم اپریل شام کے وقت لاہور میں ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئیں آپکی عمر ۸۴ سال تھی۔ اگلے روز آپ کے بیٹے چوہدری سمیع اللہ صاحب شہاز میڈیکو اور فاروق احمد مین مارکیٹ گلبرگ اور انکی بیٹی قانتہ ثریا آپ کی میت ربوہ لائے۔ جمعہ کی نماز کے بعد مکرم سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔

موصوفہ خاکسار کی حقیقی خالہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ محترمہ موصوفہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

نسیم سیفی

واقفین نو بچوں کے والدین متوجہ ہوں

جن والدین کو وکالت وقفِ نو کی طرف سے عید الفطر کے مبارک موقع پر تہنیتی پیغام موصول نہیں ہوا ان سے درخواست ہے کہ براہِ راست وکالت وقفِ نو کو اطلاع کریں۔

وکیل وقف نو
تحریک جدید ربوہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲- شہادت ۱۳۷۲ ہش ۱۳- اپریل ۱۹۹۳ء

مشعلِ راہ

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں۔

○ اگر دنیا میں گناہ کا وجود نہ ہوتا تو نیکی بھی نہ ہوتی - نیکی گناہ سے پیدا ہوتی ہے - گناہ کے وجود سے ہی نیکی کا وجود پیدا ہوتا ہے۔

○ اگر ایک شخص چلّا کر بولنے پر قادر ہی نہیں تو اس کا نرمی سے بولنا اخلاقِ فاضلہ میں سے نہیں سمجھا جاوے گا - اگر انسان ہمیشہ ایک ہی حالت پر قائم رہتا اور دوسرا پہلو بدل ہی نہ سکتا تو پھر نیکی بھی نیکی نہ رہ سکتی - افراط اور تفریط دونوں کی موجودگی ہی نیکی پیدا کرتی ہے۔

○ اگر اخلاقِ بد نہ ہوتے تو اخلاقِ فاضلہ کس کا نام ہو سکتا ہے - اخلاقِ رذیلہ ہوئے تب ہی اخلاقِ فاضلہ بھی ہوئے - کوئی اخلاقِ بد انسان کے ذہن میں ہوتے ہیں - جبھی تو انسان ان کا نقشہ ذہن میں رکھ کر انکی مذمت کرتا اور اخلاقِ فاضلہ کسی خاص کام کا نام رکھتا ہے اور انکی تعریف کرتا ہے۔

○ ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دُوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دُور ہو جاویں - جب تک یہ بات پیدا نہ ہو اس وقت تک حالت خطرناک ہے - اور قابلِ اطمینان نہیں۔

○ انسان کو اختیار ہے کہ نیکی کرے یا بدی احسان کرے یا ظلم - مروّت کرے یا بخل - ہمیشہ دونوں پہلوؤں پر لحاظ رکھ کر ہی کسی خاص انسان کے متعلق رائے زنی ہو سکتی ہے کہ نیک ہے یا بد - اعمال کا مفہوم یہی ہے کہ دوسری طرف بھی قدرت رکھتا ہو۔

○ اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اُٹھ جاؤ - اگر تم ستائے جاؤ - اور گالیاں دئے جاؤ اور تمہارے حق میں بُرے بُرے الفاظ کہے جائیں تو ہوشیار ہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو۔

○ چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بَری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔

○ وہ لوگ جو حقیقی طور پر میری جماعت میں داخل ہیں ان کے دل خدا تعالیٰ نے ایسے رکھے ہیں کہ وہ طبعاً بدی سے متنفر اور نیکی سے پیار کرتے ہیں - اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی کا بہت اچھا نمونہ لوگوں کے لئے ظاہر کریں گے۔

مجھ سے شکوہ ہے! مجھ سے بات کریں
لوگ کیا آپ کو بتائیں گے
خامشی کے ہر ایک لمحہ سے
فاصلے اور بڑھتے جائیں گے

ابوالاقبال

○

بدلے ہوئے حالات ہیں کس خواب کی تعبیر
دُھندلی سی لکیروں سے عبارت ہے یہ تصویر

کس خطۂ عالم میں نہیں آگ کے شعلے
کن لوگوں پہ لگتی نہیں ہر حال میں تعزیر

انسان کو انسان سے خطرہ کی یہ حد ہے
تدبیر بھی دشمن ہے نہیں دوست بھی تقدیر

غربت سے بھی وہ برسرِ پیکار ہے دن رات
اور اسکی امارت بھی ہے رُسوائی کی تشہیر

ڈرتا ہے کہ رہزن ہی نہ ہو راہ کا ساتھی
بن جائے نہ یہ ہمسفری شومیٔ تقدیر

سرمایہ ہر اِک لمحہ گھٹا جاتا ہے اس کا
ہر گام پہ ملتا ہے اسے ایک نیا پِیر

اٹھتی ہے زمیں سے کہ اترتی ہے فلک سے
بیچارے کو معلوم نہیں ہیئتِ تقصیر

دیتا نہیں اب ہاتھ کو بھی ہاتھ سجھائی
لگتا ہے کہ ظلمت ہے ضیاؤں کی عناں گیر

تاویل سے جو لوگ سمجھ پائے نہ کچھ بھی
راس آ نہ سکیں ان کو ارادوں کی تفاسیر

مَیں آج کے حالات سے رہتا ہوں پریشاں
کیا جانئے کیا لائے گی کل کے لئے تقدیر

مجھ کو تو نسیم اپنی کوئی فکر نہیں ہے
تقدیر کے ہاتھوں میں ہیں سب میری تدابیر

نسیم سیفی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی

علمی مسائل

فرماتا ہے ہر مذہب والوں کے لئے کوئی نہ کوئی دین چاہیئے۔ پس تیرے دین کے متعلق تیرے دشمنوں کے پاس جھگڑنے کی کوئی وجہ نہیں ان کو تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ تیرا دین اپنے رب کی طرف بلاتا ہے یا نہیں اور لوگوں کو صراط مستقیم دکھاتا ہے یا نہیں اگر وہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے اور صاف طور پر کہتا ہے کہ (۔۔) اے لوگو۔ تمہارا محبوب ایک ہی ہے اسی کی فرماں برداری کرو اور وہ انہیں صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت کرتا ہے جیسا کہ ہر نماز میں بلکہ نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اے خدا ہمیں سیدھا راستہ دکھا تو پھر ان کی دشمنی محض ان کی کینہ توزی پر دلالت کرتی ہے ورنہ جو شخص خدائے واحد کی طرف بلاتے اور لوگوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت کرے اس سے جھگڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ اس سے جھگڑا اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کے وجود کا ہی انکار کیا جائے یا یہ ثابت کیا جائے کہ صراط مستقیم کے بغیر بھی انسان اپنے مقصود کو حاصل کر سکتا ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کی ہستی تسلیم کئے بغیر کوئی دین دین ہی نہیں کہلا سکتا۔ اور صراط مستقیم پر چلنے کے بغیر کسی کامیابی کا حصول ہی ممکن نہیں تو دشمنوں کی لڑائی یہ تو ثابت کر سکتی ہے کہ ان کے دل بغض و حسد کی آگ سے جل رہے ہیں مگر یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ وہ کسی معقولیت کی بناء پر لڑائی کر رہے ہیں۔ اس آیت میں یہ کہہ کر کہ تو یقیناً صراط مستقیم پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی فرما دی ہے کہ دنیا خواہ کس قدر مخالفت کرے آخر وہی تعلیم دنیا میں غالب آ کے گی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیش فرما رہے ہیں اور تمام مذاہب کے جھنڈے ایک دن اسلامی جھنڈے کے مقابل سرنگوں ہو جائیں گے چنانچہ دیکھ لو جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدہ توحید کو پیش کیا۔ اس وقت دنیا کی کیا کیفیت تھی عیسائی تین خداؤں کے قائل تھے زرتشتی نور اور ظلمت کو الگ الگ دیوتا قرار دیتے تھے۔ مجوسی آگ کی پرستش کرتے تھے۔ بتوں کے پجاری لات و منات کو اپنا خدا قرار دے رہے تھے اور تمام دنیا شرک سے بھری ہوئی تھی۔ مگر آج اسلام کی پیش کردہ توحید دنیا پر اس قدر غالب آ چکی ہے کہ عیسائی بھی اپنے آپ کو موحد کہتے ہیں اور بتوں کے پجاری بھی تسلیم کرتے ہیں کہ خدا تو ایک ہی ہے۔ یہ بت محض ایک واسطہ ہیں جن کے ذریعے الٰہی دربار تک پہنچا جاتا ہے۔ حالانکہ جب اسلام نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ خدا ایک ہے تو اس وقت مکہ کے لوگوں کو اس بات پر اس قدر حیرت ہوتی تھی۔ کہ انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ کیا اس نے بہت سے معبودوں کو ایک معبود بنا لیا ہے یہ تو بڑی عجیب بات ہے جو کبھی سنی نہیں گئی گویا انہوں نے یہ سمجھا کہ معبود تو کئی ہیں مگر یہ شخص جو ایک خدا کہتا ہے تو شاید اس نے تمام معبودوں کو کوٹ کاٹ کر ایک معبود بنا دیا ہے مگر اب ساری دنیا اسلامی توحید کو اپنا رہی ہے اور مشرک قومیں بھی شرک کرنے کے باوجود توحید کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتیں۔ یہی حال دوسرے مسائل کا ہے۔ یورپ ایک بڑی مدت تک اسلامی مسائل پر اعتراض کرتا رہا مگر اب وہاں کے بعض اچھے تعلیم یافتہ اور اعلیٰ طبقہ کے لوگوں میں وہی باتیں جو پہلے اسلام کے خلاف سمجھی جاتی تھیں۔ اب اس کی صداقت کا ثبوت سمجھی جانے لگی ہیں۔ میں جب اپنے علاج کے سلسلے میں لنڈن گیا تو میرے وہاں پہنچنے سے چند دن پہلے وہاں کا ایک مشہور میوزیشن جو لنڈن کے ایک بہت بڑے اوپیرا میں کام کرتا اور پیانو وغیرہ بجاتا ہے اس کے دل میں اسلام کی رغبت پیدا ہوئی اور مجھے وہاں کے مربیوں نے بتایا کہ اس شخص کی اسلام کی طرف رغبت کی ایک عجیب وجہ ہے جو عام وجوہات سے بالکل الٹ ہے۔ اور اس سے پتہ لگتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دماغوں میں تغیر پیدا کر رہا ہے۔ کوئی زمانہ ایسا تھا کہ اسلام کے راستہ میں سب سے بڑی روک تعدد ازدواج کا مسئلہ سمجھا جاتا تھا۔ اور یورپ کے لوگ اصرار کرتے تھے کہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنا سخت ظلم ہے مگر اب یہ حالت ہے کہ جب اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوئی تو وہ پہلے بعض اور مسلمانوں کے پاس گیا۔ اور اس نے ان سے پوچھا کہ اسلام کا تعدد ازدواج کے متعلق کیا خیال ہے۔ انہوں نے کہا۔ توبہ توبہ یہ بات تو دشمنوں کی طرف سے سخت بگاڑ کر پیش کی جاتی ہے۔ اسلام میں کوئی ایسا حکم نہیں۔ یہ تو خاص خاص مجبوریوں اور شرطوں اور قیدوں کے ساتھ اجازت دی گئی ہے۔ اس نے بتایا کہ انہوں نے جب مجھے یہ جواب دیا تو میں جھٹ کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے کہا کہ مجھے تو اسلام میں یہی ایک خوبی نظر آئی ہے اور تم کہتے ہو کہ اس کے ساتھ کئی قسم کی قیدیں اور شرطیں ہیں۔ میں تو وہاں جانا چاہتا ہوں جہاں مجھے سیدھی طرح بتایا جائے کہ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ کہنے لگا یہ بات درست ہے اور میری عقل اسے تسلیم کرتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یورپ نے اس تعلیم کو چھوڑ کر بہت کچھ کھویا ہے اور ہم نے اپنے اخلاق بگاڑ لئے ہیں۔ اس لئے اب میں آپ کے پاس ہی آیا کروں گا۔ وہ خود بھی مجھے ملا اور اپنے بیوی بچوں کو بھی ہمارے گھر لایا۔

اسی طرح ایک جرمن عورت جو مسلمان ہو چکی تھی میرے پاس آئی۔ اس نے باتوں باتوں میں ذکر کیا کہ جنرل نجیب نے مجھے سعودی عرب کے بادشاہ کے پاس بھیجا تھا اور اس نے مجھ سے کہا تھا کہ میرے بیٹے کے ساتھ شادی کر لو۔ میں نے کہا۔ شکر کرو تم بچ گئیں کیونکہ ان کی تو بہت سی بیویاں ہوتی ہیں۔ وہ کہنے لگی ساری بیویاں نہیں ہوتیں۔ اصلی بیوی ایک ہی ہوتی ہے باقی سب داشتہ ہوتی ہیں۔ پھر کہنے لگی جب اسلام نے مسلمانوں کو ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی اجازت دی ہے اور میں مسلمان ہو گئی ہوں تو مجھے ایک سے زیادہ بیویوں پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگی میری کئی دفعہ پادریوں سے گفتگو ہوئی ہے ایک دفعہ ایک پادری نے تعدد ازدواج کے خلاف تقریر کی تو میں نے کہا تم بڑے بیوقوف ہو۔ عورت تو میں ہوں سوکن مجھ پر آنی ہے یا تم پر آنی ہے۔ مجھے تو سوکن آنے پر کوئی اعتراض نہیں اور تم خواہ مخواہ چڑتے ہو۔ میں تو اسلام کے اس حکم کو غنیمت سمجھتی ہوں کیونکہ اسلام نے جو مرد کو ایک سے زیادہ بیویوں کی اجازت دی ہے مگر ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا ہے کہ انہیں ایک جیسا کھانا کھلاؤ ایک جیسے کپڑے دو اور ایک جیسا مکان دو۔ جب یہ چیز موجود ہے تو عورتوں کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ ہم کورٹ شپ کے بعد شادی کرتے ہیں۔ مگر دو سال تک کورٹ شپ کرنے کے باوجود پھر بھی لڑائی ہو جاتی ہے۔ اگر تعدد ازدواج کی صورت میں میرا خاوند مجھ سے لڑے گا تو اتنا تو ہو گا کہ ایک مکان میرا ہو گا اور اس کے ساتھ ہی دوسرا مکان میری سوکن کا ہو گا اور اس کے ساتھ تیسرا مکان میری تیسری سوکن کا ہو گا۔ میں شام کے وقت خاوند کا بازو پکڑوں گی اور اسے دوسرے گھر میں دھکیل دوں گی اور کہوں گی کہ سارا دن میں نے تیرا منحوس منہ دیکھا ہے اب دوسری بیوی تیرا منہ دیکھے۔ اگر یہ ہوتا کہ کورٹ شپ کی وجہ سے ہماری کبھی لڑائی ہی نہ ہوتی پھر تو کوئی بات بھی تھی۔ لیکن جب ہماری بھی لڑائیاں ہوتی ہیں تو پھر اسلام کی اس اجازت سے اتنا تو فائدہ ہو سکتا ہے کہ جب خاوند کی عورت سے لڑائی ہو تو وہ اس کا بازو پکڑ کر دوسری بیوی کے گھر میں دھکیل دے اور خود اس کا غصے والا چہرہ سارا دن نہ دیکھتی رہے۔

میں نے یہی واقعہ اس میوزیشن کو سنایا تو وہ کہنے لگا آپ وہاں کی بات کرتے ہیں میں لنڈن میں دس ہزار عورت ایسی دکھا سکتا ہوں جو اس بات کے لئے تیار ہے کہ مرد اگر انصاف سے کام لیں تو بے شک کئی شادیاں کر لیں مگر مشکل یہ ہے کہ ہمارے ملک میں اخلاق اتنے بگڑ چکے ہیں کہ اچھے خاوند میسر نہیں آتے۔

کس نے کیا کہا

حبیب جالب ہمارے ملک کے ایک معروف عوامی شاعر تھے ان کی وفات پر منو بھائی جو ایک طویل عرصہ سے کالم نویسی کے لئے خاصے معروف ہیں نے ایک کالم لکھا اس کے آخیر پر وہ لکھتے ہیں مجھے حبیب جالب کی موت پر کوئی دکھ نہیں ہوا۔ قدر شناسی عوامی مقبولیت اور احسان مندی کے بارے میں محض ایک خوش فہمی دور ہوئی ہے اس سے پہلے جمہوریت، اسلام پسندی اور انصاف دوستی سے وابستہ بہت سی خوش فہمیاں ایک ایک کر کے دور ہو چکی ہیں۔ اور اب سوچتا ہوں کہ جس روز ڈاکٹر اختر حمید خان کو سر عام پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا علامہ اقبال اور قائداعظم کے پاکستان کے بارے میں میری آخری خوش فہمی بھی دور ہو جائے گی۔

انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

ہندوستان اور پاکستان

امور خارجہ کے وزیر مملکت صدیق خان کانجو نے گذشتہ روز کہا کہ ۱۹۹۰ء میں پاکستان اور ہندوستان کی جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی۔ لیکن یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ہماری جوہری توانائی کی اہلیت پُرامن مقاصد کے لئے ہے انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ہمارے پاس جوہری توانائی کی اہلیت موجود ہے لیکن ہم نے یہ کہا ہے کہ یہ سب کچھ پُرامن مقاصد کے لئے ہے اس کے باوجود مغرب بنیادی طور پر ہم پر اعتماد نہیں کرتا جب اُن سے نیویارک میگزین میں حالیہ ایام میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے متعلق پوچھا گیا کہ ۱۹۹۰ء میں پاکستان اور ہندوستان کی جنگ امریکہ کی مداخلت سے ہوتے ہوتے رہ گئی تو مسٹر کانجو نے کہا اس میں کوئی نئی بات نہیں ہے مصنف سئیمور ہرش نے لکھا ہے کہ ۱۹۹۰ء کے وقت تک واشنگٹن کو اس بات کا پتہ چل گیا تھا کہ پاکستان جوہری توانائی کا اسلحہ تیار کر رہا ہے لیکن اس نے اس بات کو خفیہ رکھا کیونکہ ۱۹۸۰ء کے دھاکے کے درمیان ریگن انتظامیہ نے پاکستان کو خاصی زیادہ مدد دی تھی اور یہ مدد جوہری توانائی کے اسلحہ ہی کے سلسلے میں تھی مسٹر کانجو نے کہا کہ ان خیالات کی وجہ سے ایک خطرہ موجود ہے اور وہ اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ دیگر دس ممالک میں سے آٹھ ملک ایسے ہیں جن کے پاس جوہری توانائی کی اہلیت موجود ہے۔ مغرب ان کی بات تو مانتا ہے کہ وہ جوہری توانائی کو پُرامن مقاصد کے لئے ترقی دے رہے ہیں لیکن پاکستان کی ہی بات ماننے سے انکار کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں انہیں موردِ الزام بھی نہیں ٹھہراتا۔ وہ ہم پر کیوں اعتماد کریں۔ ہم تو ایک جنگ آزما ملک ہیں ہندوستان اور پاکستان کے سرکاری افسر کہتے ہیں کہ ہمیں جنگ نہیں چاہیئے لیکن اپریل مئی ۱۹۹۰ء میں جنگ کا خطرہ بہت بڑھ گیا تھا دونوں ملکوں کی فوجیں مغل کے صحرا میں ایک دوسرے کے سامنے کھڑی تھیں اور یہ اُس وقت کی بات ہے جب ہندوستان کے خلاف کشمیر میں بغاوت کے آثار پیدا ہوئے۔ ہندوستان نے پاکستان پر یہ الزام لگایا کہ وہ کشمیری مسلمانوں کو اسلحہ بھی فراہم کرتا ہے اور تربیت بھی اور ایسا ہمالیہ کے علاقے میں کیا جا رہا ہے۔ یہ ہندوستان نے کہا۔ یہ وہ علاقہ ہے جس پر دونوں اپنا دعویٰ پیش کرتے ہیں اور اسی علاقے کی وجہ سے تین میں سے دو جنگیں ہو چکی ہیں یہ تینوں جنگیں ۱۹۴۷ء کے بعد کی ہیں۔ ہندوستان نے ایک جوہری دھماکہ ۱۹۷۴ء میں کیا لیکن وہ یہ کہتا چلا آ رہا ہے کہ اُس کا جوہری پروگرام پُرامن مقاصد کے لئے ہے اور اس کے پاس اسلحہ بنانے کی اہلیت نہیں ہے۔ امریکہ کی دو انٹیلیجنس سوسائٹیوں نے اپنی خاموشی توڑتے ہوئے کہا کہ ان کے پاس اسلحہ کی اہلیت بھی موجود ہے۔ ایک پاکستانی حکومت کے ذریعے نے اس بات کی توثیق کی کہ ان میں سے ایک ذریعہ سی آئی اے کے ڈائریکٹر رابرٹس گیٹس ہیں جنہوں نے پاکستان کا دورہ کیا تھا اور وہ صدر غلام اسحاق خان سے ملے تھے یہ ایسے وقت میں کیا گیا جب کہ تناؤ زیادہ تھا۔ مسٹر گیٹس ۱۹۹۰ء کے مئی میں وائٹ ہاؤس میں فرائض سرانجام دیتے تھے اُس وقت وہ ڈپٹی نیشنل سیکیورٹی ایڈوائزر تھے اور انہوں نے بتایا کہ پاکستان اور ہندوستان دونوں ایسا لگتا ہے کہ ایک چکر میں پھنس گئے ہیں اب وہ اس سے باہر نہیں نکل سکتے اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اب جنگ ہوئی تو یہ جوہری توانائی کی جنگ ہوگی۔

گورنر کا پیغام

پنجاب کے گورنر میاں محمد اظہر نے سوموار کے روز کہا کہ اس موقعہ پر جب کہ ہم تاریخ ساز پاکستان ریزولیوشن کی یاد منا رہے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے آپ کو ایک دفعہ پھر اصولوں کے لئے وقف کریں اور یہ اصول اور یہ احکام وہی ہونے چاہیئے جو پاکستان ریزولیوشن میں درج ہیں چاہیئے کہ ہم اس بات کا عہد کریں کہ ہم اپنی تمام توانائیوں کو خیالات اور عمل کو پاکستان کو اقتصادی اور سماجی طور پر مضبوط تر بنانے کے لئے صرف کریں۔ آپ پاکستان ریزولیوشن کی ۵۳ ویں سالگرہ پر پیغام دے رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ نہایت زیرک اور باعمل، پرجوش لیڈرشپ جو قائداعظم محمد علی جناح نے مسلمانوں کو دی وہی ایک ایسی چیز ہے جس نے ہمارے راستے صاف کئے، مشکلات کو دور کیا اور ہمیں اپنا ایک ملک حاصل کرنے کا موقع عطا کیا۔ یہ ملک اس لئے لیا گیا تھا کہ ہم اپنے نظریات کے مطابق اپنی زندگیاں گذار سکیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان ریزولیوشن مسلمانوں کی اس خواہش کا اظہار تھا کہ وہ اپنے نظریات کے مطابق ایک سماج قائم کر سکیں جہاں انصاف، برابری، محبت قربانی، ایثار اور عزت احساس اور سادگی پائی جائے۔ انہوں نے کہا حقیقت میں پاکستان ریزولیوشن مسلمانوں کے دلی جذبات کا ایک بھرپور اظہار تھا۔ آج ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے آپ کو ایک دفعہ پھر پاکستان کی مضبوطی کے لئے وقف کر دیں۔ اور ایسا کرنے کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم جمہوری اقدار پر قائم رہیں۔ یہ وہی جمہوری اقدار ہونے چاہئیں جو ہمارے بانی نے پیش کی تھیں۔

تعارف

سیّدنا بلال

لجنہ اماء اللہ کراچی پاکستان کی احمدیہ صد سالہ جوبلی (۱۸۸۹ - ۱۹۸۹) کی ایک اور پبلیکیشن سیدنا بلال کے نام سے اس وقت پیش نظر ہے یہ مختصر سی کتاب جس کے کل ۳۰ صفحات ہیں انگریزی زبان میں ہے اور اس کی مصنفہ ہیں محترمہ محمودہ امۃ السمیع وہاب۔

اس مختصر سی کتاب کا دیباچہ امۃ الرفیق پاشا نائب صدر لجنہ اماء اللہ کراچی نے تحریر کیا ہے اور محترمہ محمودہ امۃ السمیع سیکرٹری جنرل سیکرٹری کیسٹ پروگرام لجنہ اماء اللہ کراچی نے ان احباب کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں ہاتھ بٹایا ہے اس سلسلے میں جو نام پیش کئے گئے ہیں ان میں سب سے پہلے مسز شہناز مظفر اور ان کی صاحبزادی ناصرہ مظفر ہیں۔ ان کے ذمہ یہ فریضہ تھا کہ یہ پہلے ڈرافٹ کی ریکارڈنگ کریں یعنی اس ترجمے کے ڈرافٹ کی کیسٹ ٹیپ پر ریکارڈنگ کریں اور ان کے بعد دوسرا نام بریگیڈیئر چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب کا ہے یہ صاحب مصنفہ کے شوہر ہیں اور آپ نے اس کی تیاری میں راہنمائی بھی کی اور مدد بھی دی۔ جہاں تک اس کے ڈرافٹ کا تعلق ہے محترم قاضی اسد صاحب کا نام بھی پیش کیا گیا ہے کہ انہوں نے انگریزی متن میں ضروری تصحیح کے سلسلے میں خاصی محنت سے کام لیا۔

کتاب کے آغاز میں حضرت سیدنا بلالؓ کے والد محترم اور والدہ محترمہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی سوانح حیات کے متعلق بعض اہم باتیں بیان کی گئیں۔

قبول اسلام کے بعد آپ کو جن مشکلات میں سے گذرنا پڑا اور جو تکالیف آپ کو برداشت کرنا پڑیں ان کی بھی کسی قدر تفصیل کتاب میں درج ہے۔ اس بات کا بھی ذکر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہدایت ملنے پر حضرت ابوبکرؓ نے حضرت بلالؓ جو اس وقت ایک غلام تھے کو خرید کر آزاد کیا۔ آگے چل کر یہ بات بھی شامل اشاعت کی گئی ہے کہ جب مسلمان مدینہ میں امن و آرام سے رہنے لگے اور انہیں عبادت کی بھی آزادی ملی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو مؤذن کے طور پر مقرر فرمایا۔

تعارف میں تو صرف اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ کتاب کا نام اور اس کا موضوع پیش کرتے ہوئے اس کے مصنف کا بھی ذکر کر دیا جائے۔ ہم نے یہ کچھ کرنے کے علاوہ بعض مزید باتیں بھی موضوعِ سخن کے متعلق کہہ دی ہیں اور انہیں زیادہ تفصیل سے اس لئے نہیں کہا گیا کہ آپ خود اس کتاب کا ایک ایک لفظ پڑھ کر لطف اٹھائیں ایسا نہ ہو کہ ایک پیراگراف پڑھتے ہوئے آپ کو یہ خیال آئے کہ یہ بات تو ہم نے تعارف میں پڑھ لی ہے اور اب اس پیراگراف کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ اس کتاب کو اول سے آخر تک پڑھیں۔ اور خود معلومات حاصل کریں کہ مصنفہ نے اس مختصر سی کتاب میں سیدنا حضرت بلالؓ سے متعلق کیا کچھ تحریر کیا ہے۔ ہم لجنہ اماء اللہ کراچی کو مبارکباد

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لطف الرحمان محمود

محترم مولوی محمد صادق صاحب سیرالیون، انتقال فرما گئے

محترم محمد صادق صاحب ایکٹنگ پرنسپل نصرت جہاں احمدیہ سیکنڈری سکول مسنگبی (MASINGBI) ۲۸ جنوری ۹۳ء کو ٹریفک کے حادثے میں انتقال فرما گئے۔

محترم صادق صاحب ۴۸ء میں سیرالیون تشریف لائے۔ شباب کے کمال سے بڑھاپے کے زوال تک کا سفر ارض بلال میں طے کیا۔ یہاں کے بچے بوڑھے مرد و زن انہیں احتراماً "پا صادق" کہہ کر مخاطب کرتے۔ اسوقت سیرالیون مشن مالی لحاظ سے اتنا مستحکم نہیں تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بعض مربیان کو تجارت کیلئے مخصوص فرمایا تا وہ جماعتی ضروریات کیلئے آمد پیدا کر کے مشن کی معاونت کریں۔ محترم صادق صاحب اسی زمرہ واقفین سے متعلق تھے۔ انہیں ابتدائی مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ سیرالیون کے شمالی صوبے میں انہیں تجارت میں خاصی کامیابی ہوئی۔ اور اس طرح لمبے عرصے تک جماعت کی مالی ضروریات کی کفالت میں حصہ لینے کا موقع ملا۔

محترم صادق صاحب عالم و فاضل بزرگ تھے۔ اور دینی علوم سے گہری واقفیت رکھتے تھے۔ عرب شعراء کے اشعار بہت یاد تھے۔ اور ان کی دلنشیں تشریح کرتے۔ عربی میں اظہار خیال پہ قدرت حاصل تھی۔ اسی طرح سیرالیون کی ایک مشہور زبان (TEMNE) ٹمنی بھی اہل زبان کی سی روانی سے بولتے۔

محترم صادق صاحب نے سیرالیون کے کئی اچھے گھرانوں میں متعدد شادیاں کیں۔ جماعت احمدیہ کے سابق نیشنل پریذیڈنٹ محترم علی امام سوری کی ایک بیٹی بھی ان کے عقد میں آئیں۔ ان بیگمات سے ان کی اولاد بھی ہوئی۔ کچھ بچے سیرالیون میں ہیں۔ باقی یورپ کے ممالک میں رہ رہے ہیں۔ کبھی اچھے موڈ میں ہوتے تو افریقہ میں دین کی ترقی کے حوالے سے افریقن خواتین سے شادی کے فضائل بیان فرماتے۔

پا صادق خلیق۔ ملنسار۔ محبت پرور اور مہمان نواز بزرگ تھے۔ سلسلہ کے مربیان اور دوسرے کارکنوں کی ضیافت اور خدمت کے لئے خاصا تکلف کرتے۔ سلسلہ کی خدمت سے سبکدوش ہونے کے بعد اپنی تجارت شروع کی۔ وہ بھی خوب چمکی۔ لیکن انجام کار ہیروں کی تجارت میں بہت نقصان ہوا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اچھے دن قصہ پارینہ بن کر رہ گئے۔ بہت جتن کئے لیکن گردش ایام کے پیچھے کی طرف دوڑنے کی نوبت نہ آسکی۔

آج سے تقریباً بیس سال قبل نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون میں ہسپتالوں کا اجراء ہوا۔ مسنگبی میں ہسپتال کے قیام کے بعد پا صادق ترجمان کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان کی اہلیہ نرس کے طور پر کام کرتی رہیں۔ بعد ازاں صادق صاحب تدریس کی طرف مائل ہوئے اور احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن میں دینیات کے معلم کے طور پر کام کرتے رہے۔ نہایت کامیاب معلم ثابت ہوئے۔ چند سال بعد مسنگبی تبادلہ کرا لیا۔ تقریباً دو سال سے اس سکول کے ایکٹنگ پرنسپل کے طور پہ خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ مکبور کا سے مکینی جاتے ہوئے ان کی تیز رفتار ٹیکسی ایک ساکن ٹرک سے ٹکرا گئی اور پا صادق موقعہ پر ہی جان بحق ہو گئے۔ وزارت تعلیم کے سیکرٹری نے محکمہ تعلیم کے حکام کی طرف سے محترم امیر صاحب سیرالیون کے نام تعزیت نامے میں پا صادق کی خدمات کا اعتراف کیا اور جماعت سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ اس وسیع المشرب صوفی کا حلقۂ احباب وسیع تھا۔ ہر ایک نے ان کی مفارقت کا صدمہ محسوس کیا۔

محترم صادق صاحب کو قدرت نے غیر معمولی حافظہ سے نوازا تھا۔ قادیان دارالامان کے تقسیم ہند سے قبل کے احوال اور سیرالیون میں قیام کے ابتدائی دور کے واقعات بڑے دلچسپ رنگ میں بیان کرتے۔ افسوس کہ تاریخ کا یہ قیمتی دفینہ بھی ان کے ساتھ ہی سپرد خاک ہوا۔ اہل دانش خاک سے ایسے گنج ہائے گرانمایہ کے بارے میں استفسار کرتے آئے ہیں مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ سچ تو یہی ہے کہ "قدر مرداں بعد مردن"

پا صادق پاکستان سے آنے کے بعد سیرالیون ہی کے ہو کر رہ گئے۔

؏ ہر ملک ملک ماست کہ
ملک خدائے ماست!

یہ تمام وقت یہیں گذرا۔ اب کبھی کبھی وطن عزیز واپسی کی تحریک پر آنکھیں پرنم ہو جاتیں جسطرح موت کا وقت مقرر ہے۔ شاید اسی طرح تدفین کے لئے قطعہ زمین بھی مقرر ہے۔ ان کی خواہش کے مطابق ان کے جسد خاکی کو مسنگبی میں سپرد خاک کیا گیا۔ محترم امیر صاحب نے جنازہ پڑھایا جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت سیرالیونین اور عرب دوست بھی شامل ہوئے۔

احباب جماعت اور خصوصاً ان کے پرانے دوستوں اور مداحوں سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گلزار احمد گولڈ سمتھ

میجر ڈاکٹر عبد الغفور زاہد صاحب

میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر میجر عبد الغفور زاہد آف سرگودھا مورخہ ۲۵ فروری ۹۳ء کو سرگودھا میں انتقال کر گئے۔ ہم سب اللہ کے ہی ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ آپ میاں عبد الرحمٰن زرگر مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ کے بیٹے اور میاں محمد یوسف زرگر پنڈی بہتری رفیق مدفون بہشتی مقبرہ قادیان کے پوتے تھے۔ آپ نہایت نیک فیاض اور ہمدرد انسان تھے۔ سلسلہ کے فدائی اور جماعت سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد سرگودھا میں بطور میڈیکل آفیسر تعینات ہوئے اور جماعت کے مشہور اور مخلص خاندانوں سے بہت خلوص اور محبت کے تعلقات قائم کئے۔ اور جماعت کے ساتھ ہر طرح سے خلوص کا تعلق قائم رکھا۔ اور یہاں سے تبدیلی کے بعد کملیہ اور بڑانوالہ جھنگ اور بھلوال میں ملازمت کے دوران سلسلہ کے ساتھ بہت قریبی تعلق قائم رکھا۔

۱۹۷۳ء میں سرگودھا پرائیویٹ پریکٹس شروع کی۔ دوران پریکٹس ۱۹۷۴ء میں سخت ابتلاء آئے۔ اور بہت مالی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ اسی دوران ریلوے سٹیشن سرگودھا پر مخالفین کی فائرنگ سے زخمی ہوئے۔ ازاں بعد دو بار اسیر راہ مولیٰ کے سلسلہ میں مجموعی طور پر تقریباً دو ہفتہ جیل میں رہے۔ اور نہایت ثابت قدمی سے وہ وقت گذارا۔ سرگودھا ڈویژن میں بہت کامیاب سرجن نیک نام ہمدرد معالج اور فیاض انسان کے طور پر مشہور تھے۔ اپنے خلوص اور محبت سے مریضوں کے اندر بہت قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ پورے ڈویژن میں ان کی نیک شہرت سے جہاں ان کی ذاتی حیثیت نمایاں تھی۔ وہاں جماعت کے لئے نہایت درجہ خاموش تاثر قائم ہوا تھا۔ ان کے قول اور فعل میں یکسانیت پائی جاتی تھی۔ سلسلہ کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ اور سلسلہ کی خدمت میں ہر طرح کی مالی اور جسمانی قربانی پیش کرنے میں سعادت سمجھتے تھے۔ وہ جماعت کے نظام اور امامت کے ساتھ فدائیت کا جذبہ رکھتے تھے سلسلہ اور خاندان کے لئے نیک نامی کا باعث تھے مریض کے لئے اس قدر ہمدردی رکھتے تھے کہ ان کے علاج میں کوتاہی برداشت نہ کرتے تھے۔ اور عملہ کو بھی کسی قسم کی لاپرواہی پر سخت باز پرس کرتے تھے۔ ان کے پیش نظر مریض کی شفاء ہوتی تھی علاج کے ساتھ دعا بھی کرتے تھے اور مریض کے شفایاب ہونے پر دلی مسرت محسوس کرتے تھے۔ آپ نے نہایت کامیاب اور مخلص ڈاکٹر کے طور پر زندگی گذاری۔ اور اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ دعا کریں کہ غفور و رحیم خدا انہیں اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جنت عطا فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے۔ تمام پسماندگان اور خصوصاً ان کے گھر کے افراد کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے گھر میں رحمتوں اور برکتوں کو نزول فرمائے۔

بقیہ: صفحہ ۴

پیش کرتے ہیں کہ وہ صد سالہ جوبلی کے سلسلے میں کتابوں کی اشاعت کے سلسلے کو جاری رکھے ہوئے ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اردو کی حدود سے نکل کر اب وہ انگریزی کی مدد میں بھی داخل ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ان کی طرف سے ہر کتاب جو اس سلسلے میں پیش کی جا رہی ہے وہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلے اور زیادہ سے زیادہ لوگ ان کتابوں کو پڑھ کر اپنے لئے علم کا خزانہ جمع کر لیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ (ن۔س)

تمہیں صرف انفاق کے لئے نہیں بلایا جاتا۔ تم سے یہ بھی نہیں کہا جا رہا کہ اپنے اموال لاؤ اور جماعت کے سامنے پیش کرو۔ بلکہ تمہیں کہا جا رہا ہے کہ اپنے اموال اس لئے لاؤ اور پیش کرو تا انسان اللہ تعالیٰ کے رستہ پہ کامیابی اور بشاشت کے ساتھ اور فراخی کے ساتھ چلنا شروع کر دے اور یہ راہیں اسے اس کے محبوب رب تک پہنچا دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۱۶ میں بدرالرحمٰن قریشی ولد عطاء الرحمٰن قریشی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۹-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۳۶۸۴/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ بدرالرحمٰن قریشی ولد عطاء الرحمٰن قریشی بی I معصوم شاہ سٹریٹ کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عطاء الرحمٰن قریشی والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ آفتاب احمد جمال برادر موصی

مسل نمبر ۲۸۸۱۷ میں شمیم اختر جسکانی زوجہ شفیق احمد جسکانی قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) چوڑیاں ۹ عدد انگوٹھیاں ۵ عدد چین ۳ عدد بندے ۶ جوڑی اور ایک جوڑی نفیس طرز کی مالیتی ۵۰،۰۰۰/-۔ (۲) حق مہر ۵۰۰۰/-۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ شمیم اختر جسکانی زوجہ شفیق احمد جسکانی بلوائے سکاؤٹ ہیڈ کوارٹر مالی روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ شفیق احمد جسکانی خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ نصیر احمد فاروقی ۶۷/۳۲ سیٹھ اعظم روڈ کوئٹہ

مسل نمبر ۲۸۸۱۸ میں کوکب شفیق بنت شفیق احمد جسکانی قوم جسکانی بلوچ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ کوکب شفیق بنت شفیق احمد جسکانی بلوائے سکاؤٹ ہیڈ کوارٹر کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ شفیق احمد جسکانی والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ نصیر احمد فاروقی ۶۷/۳۲ سیٹھ اعظم روڈ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۸۸۱۹ میں ڈاکٹر ملک انس ربانی ولد ملک بشارت ربانی صاحب آف گجرات قوم کشمیری پیشہ ڈاکٹر عمر تقریباً ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن روکوپر سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۶-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۴،۰۰۰/- لیونز ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ڈاکٹر ملک انس ربانی روکوپر سیرالیون۔ گواہ شد نمبر۱۔ عزیز الرحمٰن ریجنل مشنری روکوپر سیرالیون۔ گواہ شد نمبر۲۔ خلیل احمد بشر وصیت نمبر ۲۰۲۶۷۔

مسل نمبر ۲۸۸۲۰ میں مریم صدیقہ زوجہ ملک محمد تجمل صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۹ براستہ ملکوال ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ترکہ والد صاحب (۱) زرعی زمین چاہ شاہ والا چکہ ضلع سرگودھا ۴ کنال مالیتی ۱۶۰۰۰/- روپے (۲) ترکہ والد صاحب زرعی زمین چاہ اسلام والا ضلع سرگودھا ۸ کنال ۸ مرلہ مالیتی ۱۶۰۰۰/- روپے۔ (۳) ترکہ والد صاحب۔ (۳) زرعی زمین چھمب واقع علی پور سیداں ۸ کنال مالیتی ۴۰۰۰/- روپے۔ (۴) دریا برد زمین کا پتہ نہیں۔ (۵) زیور طلائی ۱۶ تولہ۔ (۶) حق مہر ۱۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند محترم۔ مندرجہ بالا تمام زرعی زمین سے سالانہ آمد ۱۲۰۰/- روپے ہے جس کے شرعی وارث والدہ صاحبہ ایک بھائی ایک بہن ہے یعنی میری سالانہ آمد ۲۶۳/- روپے ہے۔ (۷) ۹ ایکڑ زرعی زمین واقع رکھ چرگاہ جس کا مقدمہ ہائیکورٹ میں چل رہا ہے اس کی ساری آمد مقدمہ پر خرچ ہو رہی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ۲۶۳/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مریم صدیقہ زوجہ ملک محمد تجمل چک نمبر ۹ براستہ ملکوال ضلع گجرات۔ گواہ شد نمبر۱۔ ملک محمد تجمل خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد اکرم وصیت نمبر ۱۷۸۰۹

وکلاء صاحبان

بعض وکلاء صاحبان نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ انہیں بتایا جائے کہ وہ کس قسم کے معاملات کے متعلق عدالتی کارروائی کے سلسلے میں مشورہ دیں۔ ہم پہلے بھی یہ بات کہہ چکے ہیں اور اب پھر دہرانا چاہتے ہیں کہ جب بھی کسی قاری کی طرف سے ہمیں کوئی ایسی بات تحریر کی جائے گی جس کے متعلق مشورہ چاہا جائے گا۔ ہم اپنے وکلاء صاحبان کی خدمت میں وہ پیش کر دیں گے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ یہ ہونا چاہئے کہ وکلاء صاحبان عدالت میں جس قسم کے معاملات کے لئے اکثر جاتے ہیں ان میں سے کسی ایک کو مثال بنا کر (فرضی ناموں کے ساتھ) اپنے خیالات تحریر فرمائیں۔ امید ہے اس سے ہمارے قارئین خاصا فائدہ حاصل کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں ۔

عندلیل اعجاز ابن اعجاز احمد
رسول نگر ضلع گوجرانوالہ

مہتاب جمیل ابن جمیل احمد
کھوجیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

اخلاق احمد سہیل ابن ملک افتخار
احمد ۔ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

آصف لطیف تجمل ابن یوسف لطیف
اکمل بھٹی ۔ ڈیرہ بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

رضوان احمد ابن جاوید اقبال چٹھہ
مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

آمنہ بتول بنت عبد البصیر بھٹی
گرمولا ورکان ضلع گوجرانوالہ

دُردانہ ثناء بنت عبد الباسط
گرمولا ورکان ضلع گوجرانوالہ

رضیہ اقبال بنت محمد اقبال تسلیم
گرمولا ورکان ضلع گوجرانوالہ

مزمل یوسف ابن ارشد احمد
مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

فاخرہ فیاض ابن فیاض احمد
رسول نگر ضلع گوجرانوالہ

عارفہ نرگس بنت محمد یونس
گرمولا ورکان ضلع گوجرانوالہ

نعمان غفار ابن عبد الغفار
گرمولا ورکان ضلع گوجرانوالہ

باسل نسیم ابن محمد اقبال
گرمولا ورکان ضلع گوجرانوالہ

مبارک احمد شاہد ابن قوی احمد مبارک
گرمولا ورکان ضلع گوجرانوالہ

صالحہ سطوت بنت عبد البصیر بھٹی
گرمولا ورکان ضلع گوجرانوالہ

اظہر احمد ابن منصور احمد
موہن پور ڈوگراں ضلع گوجرانوالہ

شمامۃ الفتح بنت عبد الکریم
مجوچک (مسلم آباد) ضلع گوجرانوالہ

سلمیٰ لطیف بنت عبد اللطیف
مجوچک (مسلم آباد) ضلع گوجرانوالہ

آصفہ کریم بنت عبد الکریم
مجوچک (مسلم آباد) ضلع گوجرانوالہ

ماہم عمر بنت خالد احمد عمر
فیروز والا ضلع گوجرانوالہ

فریحہ نصرت بنت مشتاق احمد چیمہ
تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ

عمرین اختر بنت مشتاق احمد
تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ

ثاقب بشیر ابن بشیر اسلام
کوٹلی مرزا جان ضلع گوجرانوالہ

بابر بشیر ابن بشیر احمد
کوٹ مرزا جان ضلع گوجرانوالہ

مخدوم احمد ابن محمود احمد
موہن پور ڈوگراں ضلع گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۱ اپریل۔ کل رات بادل چھائے رہے۔ بجلی چمکتی رہی۔ چند چھینٹے بھی پڑے۔ صبح ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ درجہ حرارت چند درجے نیچے آگیا ہے۔ تاہم دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

○ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے سارک سربراہ کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ سارک ممالک مذہبی انتہا پسندی اور تعصب کا مقابلہ کریں۔ ہمیں اپنے ملک اور معاشرے میں بلا امتیاز تمام شہریوں کے بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ تمام متنازعہ مسائل مذاکرات کے ذریعے حل کئے جائیں۔

○ وفاقی وزیر برائے دفاعی پیداوار میر ہزار خان بجارانی نے وزارت سے استعفیٰ دے دیا ہے اور اپنا استعفیٰ صدر مملکت کو بھجوا دیا ہے انہوں نے کہا کہ عرصہ سے مجھے شکایت تھی کہ وزیراعظم اپنی مخلوط کابینہ میں شامل ساتھیوں کو فراموش کر رہے ہیں۔

○ سری نگر کے لال چوک میں حریت پسندوں اور بھارتی فوج کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوئی۔ فوجیوں نے چوک میں تمام عمارتوں کو نذرِ آتش کر دیا۔ صحافیوں کے لئے چوک تک پہنچنا ممکن نہیں رہا۔ بی بی سی کے نامہ نگار نے کہا ہے کہ فوج کشمیری نوجوانوں کو گھروں سے پکڑ کر لے جاتی ہے اور بلا امتیاز ہلاک کر دیتی ہے جس سے شہریوں میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

○ حیدر آباد میں آتش بازی کے گودام میں آگ لگنے سے ۱۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ زوردار دھماکوں سے ۸ دکانوں اور ۶ مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ فوج، پولیس اور فائر بریگیڈ اور علاقے کے لوگ آگ بجھانے میں مصروف ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عالمی برادری کشمیریوں کا قتل عام بند کرائے۔ انہوں نے کہا کہ تحریک آزادی ایسے موڑ پر پہنچ چکی ہے۔ جہاں اسے دبانا بھارت کے لئے ممکن نہیں۔

○ پاکستان کے خصوصی ایلچی وزارت خارجہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اکرم ذکی نے افغانستان میں صدر ربانی، نامزد وزیراعظم حکمت یار، وزیر دفاع احمد شاہ مسعود اور دیگر رہنماؤں سے ملاقات کی۔ تمام رہنماؤں نے انہیں یقین دلایا کہ معاہدہ اسلام آباد پر عمل کیا جائے گا اور چند دن میں صورتحال بہتر ہو جائے گی۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد افضل ظلہ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ انسانی حقوق کی پامالی کے خلاف کمانڈو فورس اور اجتماعی آبروریزی کے لئے قانون بنائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایک ہفتہ کے اندر ایسا قانون بنالیا جائے گا کہ کوئی وڈیرہ کسی ہاری عورت کو قبضہ میں نہ لے سکے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے ۲۴ ہزار وکلاء خاکی وردی سے ڈرنے کی بجائے کالی وردی پہن کر انسانی حقوق کے تحفظ کیلئے رضاکارانہ کام کریں۔

○ پنجاب کے ۸۹ میں سے ۷۵ مسلم لیگی اراکین نے وزیراعظم کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔

○ بوسنیا کے دارالحکومت سراجیوو میں امدادی پروازیں کشیدہ صورتحال کی وجہ سے معطل کر دی گئی ہیں۔

○ گرینیڈا کے وزیراعظم سے پاکستانی کرکٹ ٹیم کے اراکین کی ملاقات کے بعد ٹیم نے ایک سائیڈ میچ کھیلنے کا فیصلہ کر لیا۔ گرینیڈا کے وزیراعظم نے ٹیم کے اراکین کے ساتھ پیش آنے والے واقعے پر افسوس کا اظہار کیا۔

داخلہ جاری ہے

الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ جاری ہے۔ امتحانات کے بعد بیکار رہنے کی بجائے ہنر سیکھئے۔ آپ کے کام آئے گا۔

منظور شدہ
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE Rs200/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 100/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS/100
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

شیزان

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 1-11-89